صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بر برشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

کے لئے آنحضرت ﷺ سے عہد کیا تو اللہ پاک نے اپنے رسول پاک ﷺ کی زبان فیض ترجمان پر لفظ انصار سے ان کو موسوم فرمایا۔
حافظ صاحب فرماتے ہیں هواسم اسلامی سمی به النبی صلی الله علیه وسلم الاوس والخزرج و حلفاء هم کما فی حدیث انس والاوس ینسبون الی اوس بن حارثة والخزرج ینسبون الی الخزرج بن حارثة و هما ابنا قیلة و هو اسم امهم و ابوهم هو حارثة بن عمرو بن عامر الذی یجتمع الیه انساب الازد (فتح الباری) یعنی انصار اسلامی نام ہے رسول اللہ ﷺ نے اوس اور خزرج اور ان کے حلیف قبائل کا یہ نام رکھا جیسا کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے اوس قبیلہ اپنے دادا اوس بن حارثہ کی طرف منسوب ہے اور خزرج' خزرج بن حارثہ کی طرف جو دونوں بھائی ایک عورت قیلہ نامی کے بیٹے ہیں ان کے باپ کا نام حارثہ بن عمرو بن عامر ہے جس پر قبیلہ ازد کی جملہ شاخوں کے نسب نامے جا کر مل جاتے ہیں۔

٣٧٧٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ، أَمْ سَمَّاكُمُ اللهُ؟ قَالَ : بَلْ سَمَّانَا اللهُ. كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا)). [طرفه في : ٣٨٤٤].

(٣٧٧٦) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے مہدی بن میمون نے' کہا ہم سے غیلان بن جریر نے بیان کیا' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا بتلایئے (انصار) اپنا نام آپ لوگوں نے خود رکھ لیا تھا یا آپ لوگوں کا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہمارا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے' غیلان کی روایت ہے کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم سے انصار کی فضیلتیں اور غزوات میں ان کے مجاہدانہ واقعات بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا قبیلہ ازد کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر کہتے' تمہاری قوم (انصار) نے فلاں دن فلاں فلاں کام انجام دیئے۔

تفصیل میں شک راوی کی طرف سے ہے۔ ان دو جملوں میں سے غیلان نے کونسا جملہ کہا تھا خود اپنا نام لیا تھا یا بطور کنایہ' قبیلہ ازد کے ایک شخص کا جملہ استعمال کیا تھا در حقیقت دونوں سے مراد خود ان کی اپنی ذات ہے وہی قبیلہ ازد کے ایک فرد تھے۔

٣٧٧٧- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : ((كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُم، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا. فَقَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ)).
[طرفاه في : ٣٨٤٦، ٣٩٣٠].

(٣٧٧٧) مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو اسامہ نے' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی جنگ کو (جو اسلام سے پہلے اوس و خزرج میں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے مفاد میں پہلے ہی مقدم کر رکھا تھا چنانچہ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو یہ قبائل آپس کی پھوٹ کا شکار تھے اور ان کے سردار کچھ قتل کئے جا چکے تھے' کچھ زخمی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آپ سے پہلے اس لیے مقدم کیا تھا تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں۔

تشریح بعاث یا بغاث مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے وہاں انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی سخت لڑائی

ہوئی تھی۔ اوس کے رئیس حضیر تھے' اسید کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیاضی تھے۔ یہ دونوں اس میں مارے گئے تھے۔ پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حضیر نے اوس والوں کو مضبوط کیا تو اوس کی فتح ہوئی یہ حادثہ آنحضرت ﷺ کے واقعہ ہجرت کے چار پانچ سال پہلے ہو چکا تھا۔ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری پر یہ قبائل مسلمان ہو گئے اور اخوت اسلامی سے پہلے تمام واقعات کو بھول گئے آیت کریمہ ﴿ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ﴾ (آل عمران: ۱۰۳) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۳۷۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَأَعْطَى قُرَيْشًا - : وَاللهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَا الأَنْصَارَ، قَالَ فَقَالَ: ((مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟)) - وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ - فَقَالُوا : هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ. قَالَ ((أَوَ لاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ وَلَوْ سَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ)). [راجع: ۳۱۴٦]

(۳۷۷۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ابوالتیاح نے' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب آنحضرت ﷺ نے قریش کو (غزوۂ حنین کی) غنیمت کا سارا مال دے دیا تو بعض نوجوان انصاریوں نے کہا (اللہ کی قسم) یہ تو عجیب بات ہے ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت صرف انہیں دیا جا رہا ہے۔ اس کی خبر جب آنحضرت ﷺ کو ملی تو آپ نے انصار کو بلایا' انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو خبر مجھے ملی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے عرض کر دیا کہ آپ کو صحیح اطلاع ملی ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کا مال لے کر اپنے گھروں کو واپس ہوں گے تو تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس نالے یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی اسی نالے یا گھاٹی میں چلوں گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ انصار نے معذرت کی کہ کچھ نوجوان کم عقل لوگوں نے ایسی باتیں کہہ دی ہیں۔ آپ کا ارشاد سن کر انصار نے بالاتفاق کہا کہ ہم اس فضیلت پر سب خوش ہیں۔ نالہ یا گھاٹی کا مطلب یہ کہ سفر اور حضر موت اور زندگی میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ کیا یہ شرف انصار کو کافی نہیں ہے؟

۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْ لاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ))

باب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ 'اگر میں نے مکہ سے ہجرت نہ کی ہوتی میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا'

قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ قول عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

۳۷۷۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ

(۳۷۷۹) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے محمد بن زیاد نے' ان سے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: ((لَوْ أَنَّ الأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِيَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ لاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرأً مِنَ الأَنْصَارِ)). فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَا ظَلَمَ - بِأَبِي وَأُمِّي - آوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ. أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى)). [طرفه في : ٧٣٤٤].

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے یا (یوں بیان کیا کہ) ابو القاسم ﷺ نے فرمایا' انصار جس نالے یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انہیں کے نالے میں چلوں گا' اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں انصار کا ایک فرد ہونا پسند کرتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے یہ کوئی بھی بات نہیں فرمائی آپ کو انصار نے اپنے یہاں ٹھہرایا اور آپ کی مدد کی تھی یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے ہم معنی) اور کوئی دوسرا کلمہ کہا۔

معلوم ہوا کہ انصار کا درجہ بہت بڑا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس گروہ میں ہونے کی تمنا ظاہر فرمائی۔ انصار کی عنداللہ قبولیت کا یہ کھلا ہوا ثبوت ہے کہ اسلام اور قرآن کے ساتھ ان کا نام قیامت تک خیر کے ساتھ زندہ ہے۔ آج بھی انصاری بھائی جہاں بھی ہیں دینی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

٣- بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارِ

باب نبی کریم ﷺ کا انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنا

تشریح جب مہاجرین اپنے وطن مکہ کو چھوڑ کر مدینہ آئے تو بہت پریشان ہونے لگے۔ گھربار اموال و اقارب کے چھوٹنے کا غم تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقعہ پر ڈیڑھ ڈیڑھ سو انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کرا دیا جس کی وجہ سے مہاجری اور انصاری دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے یہی واقعہ مؤاخات ہے جس کی نظیر تاریخ اقوام میں ملنی محال ہے۔

٣٧٨٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: ((لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ آخَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ. قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي أَكْثَرُ الأَنْصَارِ مَالاً، فَاقْسِم مَالِي نِصْفَيْنِ. وَلِيَ امْرَأَتَانِ، فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا. قَالَ : بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكُمْ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَمَا انْقَلَبَ

(٣٧٨٠) ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' ان سے ان کے والد نے' ان سے ان کے دادا نے کہ جب مہاجر لوگ مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں اس لئے آپ میرا آدھا مال لے لیں اور میری دو بیویاں ہیں' آپ انہیں دیکھ لیں جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیں میں اسے طلاق دے دوں گا' عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں۔ اس پر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے تمہارا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ میں نے بنی قینقاع کا بازار انہیں بتا دیا' جب وہاں

يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلاَ تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ، فَقَبِلَهُمَا. وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ)).

بعد ان میں کا ایک اور شخص آیا اور کہا اے ابو طالب! آپ نے سو اونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی ہے' اس طرح ہر شخص پر دو اونٹ پڑتے ہیں۔ یہ اونٹ میری طرف سے آپ قبول کر لیں اور مجھے اس مقام پر قسم کے لئے مجبور نہ کریں جہاں قسم لی جاتی ہے۔ حضرت ابو طالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس کے بعد بقیہ اڑتالیس جو آدمی آئے اور انہوں نے قسم کھائی' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گذرا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلاتا۔

تشریح یعنی کوئی زندہ نہ رہا' سب مر گئے۔ جھوٹی قسم کھانے کی یہ سزا ان کو ملی اور وہ بھی کعبہ کے پاس معاذ اللہ۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان سب کی زمین جائداد حضرت طیب کو ملی جس کی ماں کے کہنے سے ابو طالب نے اس کو قسم معاف کر دی تھی' گو ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے یہ واقعہ معتبر لوگوں سے سنا جب ہی اس پر قسم کھائی۔ فاکہی نے ابن ابی نجیح کے طریق سے نکالا کچھ لوگوں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک قسامت میں جھوٹی قسمیں کھائیں پھر ایک پہاڑ کے تلے جا کر ٹھہرے ایک پتھر ان پر گرا جس سے دب کر سب مر گئے جھوٹی قسمیں کھانا پھر بعض لوگوں کا ان قسموں کے لئے قرآن پاک اور مساجد کو استعمال کرنا بے حد خطرناک ہے' کتنے لوگ آج بھی ایسے دیکھے گئے کہ انہوں نے یہ حرکت کی اور نتیجہ میں وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کو ایسی جھوٹی قسم کھانے سے قطعاً پرہیز کرنا لازم ہے۔

٣٨٤٦- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَأُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ)).

[راجع:٣٧٧٧]

(٣٨٤٦) مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے ہشام سے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے (مصلحت کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ سے پہلے برپا کرا دی تھی' آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے یا زخمی ہو چکے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی کو اس لئے پہلے برپا کیا تھا کہ انصار اسلام میں داخل ہو جائیں۔

٣٨٤٧- وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: ((لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(٣٨٤٧) اور عبداللہ بن وہب نے بیان کیا' انہیں عمرو نے خبر دی' انہیں بکیر بن اشج نے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مولا کریب نے ان سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا صفا اور مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے یہاں جاہلیت

ہیں جو مذکورہ صورتوں میں سامنے آتی ہیں۔ باقی اصل حقیقت آخرت ہی میں ہر انسان پر منکشف ہوگی۔ جو خدا اور رسول نے بتلا دیا اس پر ایمان لانا چاہیے۔

٣٩٣٠- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهِ ﷺ، فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَأُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ)).[راجع: ٣٧٧٧]

(٣٩٣٠) ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی کو (انصار کے قبائل اوس و خزرج کے درمیان) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ میں آنے سے پہلے ہی برپا کرا دیا تھا چنانچہ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو انصار میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کر لیں۔

کیونکہ غریب لوگ رہ گئے تھے سردار اور امیر مارے جا چکے تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید غرور کی وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسروں کو بھی اسلام سے روکتے۔ بعاث ایک جگہ کا نام تھا جہاں یہ لڑائی ہوئی۔

٣٩٣١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا يَومَ فِطْرٍ - أَوْ أَضْحًى - وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ الْأَنْصَارُ يَومَ بُعَاثٍ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ - مَرَّتَيْنِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَإِنَّ عِيْدَنَا هَذَا الْيَوْمُ)).

[راجع: ٤٥٤، ٩٤٩]

(٣٩٣١) مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم ﷺ بھی وہیں تشریف رکھتے تھے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن تھا' دو لڑکیاں یوم بعاث کے بارے میں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار کے شعراء نے اپنے فخر میں کہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شیطانی گانے باجے! (آنحضرت ﷺ کے گھر میں) دو مرتبہ انہوں نے یہ جملہ دہرایا' لیکن آپ نے فرمایا ابو بکر! انہیں چھوڑ دو۔ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ہماری عید آج کا یہ دن ہے۔

تشریح اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے' اس میں ہجرت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں جنگ بعاث کا ذکر ہے (وحیدی) قسطلانی میں ہے ومطابقة هذا الحديث للترجمة قال العينى رحمه الله تعالى من حيث انه مطابق للحديث السابق فى ذكر يوم بعاث و المطابق للمطابق مطابق قال و لم اراحدا ذكرله مطابقة كذا قال فليتامل خلاصہ وہی ہے جو مذکور ہوا۔

٣٩٣٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

(٣٩٣٢) ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا (دوسری سند) اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا' کہا ہم کو